چرخہ کاتنے کی فضیلت

یعنی

نویں صدی کے مشہور و معروف محدث شیخ جلال الدین سیوطی رح

کے رسالہ

الاجر الجزل فی الغزل

کا سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ مع فوائد اور عالم اسلام میں

سودیشی کی تحریک

از بندۂ ضعیف محمد شفیع دیوبندی غفرلہ ولوالدیہ معین المدرسین دار العلوم دیوبند

در مطبع قاسمی دیوبند باہتمام مولانا حبیب الرحمن صاحب عثمانی طبع گردید

(بار دوم دو ہزار)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

چند سال گذرے کہ نویں صدی ہجری کے مشہور و معروف محدث مفسر نصف جلالین حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ الاجر الجزل فی الغزل نظر سے گذرا تھا جسکو شیخ موصوف نے آج چار سو برس پہلے تصنیف فرمایا ہے اور جسمیں چرخہ کے فضائل کی حدیثیں جمع کی ہیں۔ اور جو اسکے علاوہ عورتوں کے علم و عمل اور اُنکی دینی دنیوی ترقی کے متعلق بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتوں کے انمول موتیوں سے بھرا ہوا ہے اسکو دیکھکر اُسیوقت خیال میں آیا تھا کہ اس کا ترجمہ کرکے عورتوں میں شائع کردیا جائے۔ تاکہ چرخہ کی قدیم اور سادہ رسم پھر زندہ ہو۔ جو سراسر خوبیوں سے بھری ہوئی ہے۔ اور جو ہمارے بڑوں کی ایک مٹی ہوئی یادگار ہے۔ جسکو یوروپین تمدن اور اُسکی مہلک تہذیب نے ایسا مٹایا ہے کہ ہندوستان کی شریف زادیاں اُسکو (خدا کی پناہ) ایک عیب سمجھتی ہیں۔ اگرچہ وہ اُنکی ماؤں اور دادیوں کا بہترین مشغلہ تھا۔ اور اُن سے آگے بڑھکر اُمہات المومنین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیک بیبیوں کا باعث فخر تھا نیز اسمیں بعض اُن خرابیوں کا بھی ازالہ ہے جو آجکل یورپ کے اثر سے ہندوستان میں پھیل چکی ہیں۔ لیکن خداوند عالم کے علم میں وہ اسکا وقت نہ تھا۔ اسلئے آج تک یہ ارادہ یونہی ٹلتا رہا۔

آج جبکہ ملک میں سُوت کشی کو رواج دینے کی ضرورت پیش آئی۔ اور ملک کے مذہبی

علماء اور سیاسی لیڈروں نے باتفاق رائے یہ بات طے کردی کہ موجودہ حالت میں اپنے دیس کی بنی ہوئی چیزیں چھوڑ کر ولایتی کپڑا اور دوسری اشیاء کا خریدنا اور بیچنا. مذہب اور ملک کے لئے سخت نقصان پہونچانیوالا ہے انکو چاہیئے کہ جہانتک ممکن ہو سب چیزیں اپنے دیس کی بنی ہوئی استعمال کریں اور اسیکا نام سودیشی ہے۔ اور اس بنا پر اسکی ضرورت پیش آئی کہ ملک میں چرخہ کاتنے کا رواج عام کیا جائے تاکہ اپنے دیس کے کتے ہوئے سوت سے اتنا کپڑا بنا جا سکے جو تمام ملک کیلئے کافی ہو جائے۔ چنانچہ ملک کے ہر گوشہ سے یہ آواز اُٹھی کہ قدیم چرخہ کو رواج دو اور اُسکی تعلیم کو اہم سمجھو۔ یہ دیکھکر وہ پرانا خیال تازہ ہو گیا اور اس رسالہ کے ترجمہ کی ضرورت دوہری ہوگئی۔ تاکہ وہ لوگ جو چرخہ کی موجودہ تحریک پر یہ کہکر ہنستے اور قہقہے لگاتے ہیں کہ یہ تو مسٹر گاندھی جی کی ایجاد کردہ تحریک ہے مسلمان بھی اُنکے پیچھے ہو لئے۔ سمجھ لیں کہ جس چیز کو اُنہوں نے گاندھی جی کی ایجاد سمجھی ہے وہ درحقیقت اُنکے گھر کی پرانی صنعت ہے اور صنعت بھی وہ جو آج ۱۳۳۹ھ کی موجودہ کشمکش کو دیکھکر ایجاد نہیں کیگئی۔ بلکہ اسکی تعلیم ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرمائی تھی لیکن ہندوستانی مسلمان چونکہ ایک عرصہ دراز سے اپنے گھر کو چھوڑ کر انگلستان کی سیر کو گئے ہوئے تھے۔ جس سے آج ڈیڑھ سو برس کے بعد واپس آئے ہیں اسلئے اُنکو اپنے گھر کی چیزوں کی خبر نہیں اور وہ اپنے گھر کے اثاثہ سے یہانتک بے خبر ہیں کہ جب اُسمیں سے کوئی چیز انکے سامنے پیش کیجاتی ہے تو وہ اُسکو پیش کرنیوالے کی ملک سمجھتے ہیں۔ جس چرخہ کو آج مسٹر گاندھی جی ہندوستان کے گھروں میں دیکھنے کی تمنا رکھتے ہیں۔ مدینہ کی گلیوں میں ہم اُسکی آواز تیرہ سو برس پہلے سے سنتے ہیں۔ ہاں اسمیں شک نہیں کہ مسلمانوں کو اسوقت ذرا غیرت کرنی چاہیے اور مسٹر گاندھی کا احسان ماننا چاہیے کہ وہ اُنکو اُنکے مذہبی احکام یاد دلاتے ہیں۔ فقط واللہ اعلم

الاجر الجزل فی الغزل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفے. ھذا جزء جمعت فیہ الاحادیث الواردۃ فی الغزل سمیتہ الاجر الجزل فی الغزل قال ابو نعیم فی المعرفۃ ثنا احمد بن حماد بن سفیان ثنا عمرو بن عثمان الحمصی ثنا ابن عباس عن سلیم ابن عمرو الانصاری عن عم ابیہ عن بکر ابن عبد اللہ ابن ربیع الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علموا ابناءکم السباحۃ والرمایۃ ونعم لھو المومنۃ فی بیتھا المغزل. وقال ابن عدی

امام المحدثین والمفسرین حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ علیہ فرماتے ہیں" سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور وہ ہی کافی ہے اور سلام ہو اُسکے مقبول بندوں پر: یہ ایک رسالہ ہے جسمیں میں نے وہ حدیثیں جمع کیں ہیں جو چرخہ کاتنے کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں اور اسکا نام الاجر الجزل فی الغزل (چرخہ کاتنے میں ثواب عظیم) رکھا ہے۔

حدیث نمبر ۱- ابن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے لڑکوں کو تیرنا اور تیر اندازی سکھلاؤ۔ اور مسلمان عورت کا بہت اچھا مشغلہ گھر کے اندر چرخہ ہے۔

حدیث نمبر ۲- حضرت ابن عباس رض روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ۔ اور بالاخانوں میں نہ رکھو۔ اور فرمایا کہ مسلمان مرد کیلئے بہتر مشغلہ تیرنا ہے اور مسلمان عورت کیلئے بہتر مشغلہ چرخہ کاتنا۔ فائدہ اس حدیث میں مردوں اور عورتوں کیلئے چند بیش بہا تعلیمات ہیں۔ اول یہ کہ عورتوں کو لکھنا مت سکھاؤ

ثنا جعفر ی بن سہل ثنا جعفر بن نصر ثنا حفص ابن غیاث عن لیث عن مجاھد
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً لاتعلموا نساءکم الکتابۃ ولا تسکنوھن العلالی
وقال خیر لھو المومنۃ المغزل وخیر لھو المرءۃ السباحۃ وقال الدیلمی اخبرنا ابو علی الحداد
عن ابراھیم علی ابی نعیم الحافظ عن ابی بکر عمر بن محمد السری بن سہل بن عبد اللہ ابن
احمد الجصاص عن یزید بن عمرو العشوری عن احمد بن الحارث النسیائی

اور اسی معنی کی ایک صحیح الاسناد روایت آگے بھی آنیوالی ہی. اور اسی لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عام حکم فرمادیا کہ عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالاخانوں میں نہ رکھو (روض الاخیار للشیخ محمد قاسم ابن یعقوب) البتہ صحاح کی بعض روایات میں وارد ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اُنکے پاس حضرت شفاء بنت عبد اللہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے حضرت حفصہؓ سے فرمایا

الا تعلمین ھذہ رقیۃ النملۃ کما علمتہا الکتابۃ (تم انکو یعنی شفاءؓ کو نملہ کی جھاڑ پھونک نہیں سکھا دیتیں جیسے تم نے انہیں لکھنا سکھایا ہے)

جس سے ثابت ہوتا ہی کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا لکھنا جانتی تھیں جس سے عورتوں کیلئے لکھنا سیکھنے کی اجازت نکلتی ہی کیونکہ آپنے اُسکو برا نہیں سمجھا۔ اسلئے علماء محدثین و فقہاء نے دونوں روایتوں کی تطبیق کیلئے فرمایا ہی کہ اگر کسی فتنہ کا خوف نہو جیسا کہ حضرت ام سلمہؓ کیلئے نہیں تھا تو اجازت ہی ورنہ نہیں۔ اور پہلی روایت کو خوف فتنہ پر محمول کیا ہی۔

اَب دیکھنا یہ ہے کہ اس زمانہ میں عورتوں کو لکھنا سکھانے میں فتنہ کا خوف ہے یا نہیں بعض حضرات جو انمیں کوئی فتنہ نہیں سمجھتے وہ اسکی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن اس زمانہ اور بلکہ اس سے پہلی زمانہ کے اکثر علماء کی بھی یہی رائے ہے۔ کہ اب عورتوں کو لکھنا سکھانا فتنہ سے خالی نہیں۔ چنانچہ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور ابن ملک نے شرح مصابیح میں اور طیبی نے شرح مشکوٰۃ میں اور

ؔ نملہ ایک قسم کا ورم ہی جس میں جلن ہوتی ہی اور اسمیں چیونٹیاں سی چلتی معلوم ہوتی ہیں۔ (قاموس)

عن سام ابن عبد الرحمٰن عن ابن سیناس عن انس ابن مالک رضی اللہ عنہ۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم لهو المرأۃ مغزلها۔ وقال ابن عساکر اخبرنا ابو محمد بن الاکفانی اخبرنا ابو الحسن احمد بن عبد الواحد بن ابی الحدید اخبرنا ابو محمد بن ابی نصر اخبرنا ابو علی عبد السلام بن احمد بن محمد بن الحارث القرشی الدمشقی وقال فی تمام فوائدہ اخبرنا عبد السلام ابو حصین محمد بن عبد اللہ

شیخ ملا علی قاریؒ مرقات میں شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ اشعۃ اللمعات میں اپنے زمانہ کے متعلق بھی یہی فیصلہ دیتے ہیں کہ عورتوں کو لکھنا سکھانا ہرگز مناسب نہیں۔ اور مولانا سید نعمان الوسی زادہ مفتی بغداد رحمۃ اللہ علیہ جو میرے استاد الاستاد بھی ہیں۔ اس بحث میں ایک رسالہ لکھا ہے جس میں اُنہوں نے یہی فتویٰ دیا ہے کہ آجکل عورتوں کے لئے لکھنا سیکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اور حضرت مولانا و مرشدنا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ کے اس بارہ میں یہ الفاظ ہیں "اس زمانہ میں تعلیم کتابت عورتوں کو مکروہ تحریمی ہے"۔ بہرحال اول تو حدیث کی صریح ممانعت اور پھر اختلاف علماء اور پھر کثرت سے اُنکا ممانعت کی طرف مائل ہونا ان سب باتوں کو دیکھکر تعلیم کتابت کا ترک کرنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے خصوصاً ایسی حالت میں کہ اُنکی کوئی سخت ضرورت بھی نہو۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

دوسری تعلیم اس حدیث میں یہ کیگئی ہے کہ عورتوں کو بالاخانوں میں نہ رکھو جہاں بے پردگی کا خوف ہے جس سے پردہ کی سخت تاکید سمجھ میں آتی ہے۔ کیونکہ بالاخانہ میں رہنے سے بے پردگی یقینی نہیں بلکہ اس کا فقط احتمال ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی جائز نہیں رکھا کہ عورتوں کو ایسی جگہ رکھا جائے جہاں بے پردگی کا خطرہ وگمان ہو۔ اب وہ عورتیں اپنی حالت پر غور کریں جو پردہ میں کوتاہی کرتی ہیں کہ کل قیامت کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دینگی۔

بالاخانوں

الخراسانی الزاهد ثنا موسیٰ بن ابراهیم المروزی ثنا مالك ابن انس عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عمل الابرار من الرجال الخیاطة وعمل الابرار من النساء الغزل وقال الخطیب اخبرنا الحسن بن محمد الجلال اخبرنا علی بن عمر الحافظ ثنا اسمعیل بن العباس بن فهران ثنا عباد بن الولید ثنا مسلم بن المغیرة ثنا داود النخعی عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

تیسری تعلیم اس حدیث میں مردوں کے متعلق ہے کہ اُنکے لئے بہترین کھیل پانی میں تیرنا ہے اور اس سے پہلی حدیث میں اسکے ساتھ تیر اندازی بھی مذکور ہے مسلمان اُسیوقت سے بزدل اور بے دست و پا ہوگئے جبسے ان پاک تعلیمات کو چھوڑا جو اُن کے دین اور دنیا میں اُنکے لئے بہتری اور بھلائی کا راستہ بتلاتی ہیں ۔ آج مسلمانوں کے بچے اسکولوں میں کیا سیکھتے ہیں ۔ چڑیا ۔ طوطے ۔ بنانا ۔ رسے کھینچنا ۔ اور اعلیٰ درجہ کی ترقی یہ ہے کہ فٹ بال اور کرکٹ تک پہونچ جائیں ۔ اللھم اھدنا وایاھم

حدیث نمبر ۳ ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت کا بہترین مشغلہ چرخہ ہے ۔

حدیث نمبر ۴ ۔ حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مردوں میں سے نیک آدمیوں کا کام سینا ہے اور عورتوں میں سے نیک بیبیوں کا کام چرخہ کاتنا ہے ۔

حدیث نمبر ۵ ۔ حضرت خطیب نے بھی حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کے نیک مردوں کا کام سینا ہے اور نیک عورتوں کا کام چرخہ کاتنا ۔

حدیث نمبر ۶ ۔ خطیب بغدادیؒ رح اپنی کتاب تاریخ بغداد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنی عورتوں کی مجلسوں کو چرخہ

عمل الابرار من رجال امتی الخیاطة واعمال الابرار من النساء الغزل۔ وقال الخطیب فی تاریخہ اخبرنا محمد بن احمد الواسطی ثنا عمرو بن علی قال سمعت محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما۔ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم زینوا مجالس نساء کم بالمغزل۔ واخرج ابن عساکر من طریق محمد بن بکار السکسکی ثنا موسیٰ بن عوف ثنا النفیلی ثنا زیاد بن السکن قال دخلت

سے زینت دو۔ تنبیہ افسوس کہ جس چیز کو سردار دو جہاں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں کیلئے زینت فرماتے ہیں اُسکو اس زمانہ کی شریف زادیاں عیب سمجھتی ہیں۔

حدیث نمبر۷ حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ اُنکے سامنے ایک چرخہ رکھا ہوا ہے اور وہ کات رہی ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یہ کیا بات ہے کہ جب میں آپکے پاس آتا ہوں تو آپکے سامنے چرخہ دیکھتا ہوں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ چرخہ شیطان کو دفع کرتا ہے اور دوسرے یہ کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زیادہ ثواب والی وہ عورت ہے جسکا طاقہ زیادہ لانبا ہو۔ (طاقہ دراصل بٹے ہوئے ڈورے یا رسّی کے ایک تار کو کہتے ہیں۔ (لسان العرب) اور حدیث میں اس سے چرخہ کا تار مراد ہے) فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چرخہ شیطان کو دفع کرتا ہے اور بُرے وسوسوں کو دُور کرتا ہے۔ وجہ یہ کہ انسان کے نفس کا خاصہ ہے کہ جبتک وہ کسی دہندے میں لگا رہے تو اُسکے خیالات منتشر نہیں ہوتے۔ اور جہاں اُسے فرصت ملی اُسکے خیالات بلند ہونے شروع ہوئے۔ اور چونکہ انسان کا طبعی میلان گناہوں کی طرف ہے۔ اسلئے بیکار ہونیکی حالت میں خواہ مخواہ انسان گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور عورتوں کیلئے بہترین مشغلہ چرخہ ہے۔ وہ اگر اور کاموں سے فرصت پاکر اسکی طرف لگ جایا کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت سے اُن گناہوں سے

علی ام سلمۃ وبین یدیھا مغزل تغزل بہ فقلت کلما اتینک رجدت بین یدیک مغزل
فقالت انہ یطرد الشیطان ویذھب حدیث النفس وانہ بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان اعظمکن اجراً اطولکن طاقۃً واخرج ابن عساکر من طریق یزید
بن مروان عن زیاد بن عبد اللہ القرشی قال دخلت علی ھند بنت المھلب ابن ابی
صفرۃ وھی امراۃ الحجاج بن یوسف فرأیت فی یدیھا مغزلاً تغزل بہ فقلت

جنہیں وہ اب مبتلا ہیں۔ بچ جائیں۔

حدیث نمبر ۸۔ ابن عساکر نے زیاد ابن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز حضرت مہلب ابن ابی صفرہ کی بیٹی ہندہ کے پاس گیا جو کہ حجاج حاکم عراق کی نکاح میں تھیں۔ میں نے دیکھا کہ اُنکے ہاتھوں میں چرخہ ہے اور وہ کات رہی ہیں میں نے کہا کہ آپ بادشاہ کی بیوی ہو کر کاتتی ہیں۔ اُنھوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے باپ (یعنی حضرت مہلب ابن ابی صفرہ ؓ) سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جسکا تار زیادہ لانبا ہوگا وہی زیادہ ثواب والی ہے۔ اور چرخہ شیطان کو دفع کرتا ہے۔ اور نفس کے وسوسہ کو دور کرتا ہے۔ **فائدہ** حضرت مہلب ابن صفرہ ایک صحابی ہیں۔ جن کے متعلق حضرت عمر فاروق ؓ نے اُن کے والد سے کہا تھا کہ یہ تمہاری تمام اولاد میں افضل ہیں (اُسد الغابہ) اور جنہوں نے ۴۴ھ میں عبد الملک کے زمانہ خلافت میں ہندوستان پر جہاد کیا ہے۔ اور کابل اور ملتان کے درمیان ایک زبردست معرکہ کے بعد فتح پائی اور سندھ میں تشریف لائے (الفتوحات الاسلامیہ لابن شیخ زینی دحلان) اور حجاج ابن یوسف عبد الملک کے زمانہ میں عراق کا گورنر تھا اب وہ ہندوستان کی شریف زادیاں جنکی عزت میں چرخہ کاتنے سے بٹہ لگتا ہے۔ ذرا غور فرمائیں۔ ادھر تو دو جہان کے بادشاہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

التعزلين زانت امراتہ امیرالمومنین فقالت سمعت ابی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطولکن طاقة اعظمکن اجرا وھو یطرد الشیطان ویذھب حدیث النفس۔ وقال الحاکم فی المستدرک انا ابو علی الحافظ ثنا محمد بن محمد سلیمان ثنا عبدالوھاب بن الضحاک ثنا شعیب ابن اسحاق الدمشقی عن ھشام بن عروة عن ابیہ عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسکنوھن

کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ایک زبردست گورنر کی بیوی ہندہ رض کی عزت کو خیال کریں۔ اور پھر اپنی عزت کی لانبی ناک کا اُس سے مقابلہ کریں تو معلوم ہوگا کہ واللہ اگر تمام دنیا کی عورتوں کی عزتیں ایک پلہ میں رکھی جائیں اور فقط ام سلمہؓ اور ہندہ کی عزت ایک پلہ میں تو یقیناً اُنکی عزت کا پلہ جھک جائیگا۔

حدیث نمبر ۹۔ حاکم نے مستدرک میں حضرت عائشہ رض سے روایت کیا ہی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کو بالاخانوں میں نہ رکھو۔ اور اُنکو لکھنا نہ سکھاؤ بلکہ چرخہ کاتنا سکھاؤ۔ اور قرآن مجید میں سے سورۂ نور اُنکو خصوصیت کے ساتھ پڑھاؤ۔

اس حدیث کو حاکم نے روایت کرکے کہا ہی کہ اسکی اسناد صحیح ہے۔ اور امام بیہقی نے بھی اسکو اپنی کتاب شعب الایمان میں حاکم سے روایت کیا ہے۔ **فائدہ** اور اسی حدیث کو محدثین میں سے حضرات ذیل نے بھی روایت کیا ہے۔

ابن مردویہ۔ قرطبی ابن حجر ہیثمی۔ واحدی۔ ترمذی۔ بغوی۔ ملا علی قاری۔ اور حکیم ترمذی نے اسی معنی کی ایک روایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے۔ بہرحال اس روایت کی صحت میں کسیکو کلام نہیں۔ جو حضرات اس زمانہ میں عورتوں کے واسطے کتابت جائز کرنے کے لئے حدیث کی صحت میں کلام کرتے ہیں وہ اُن روایات کے ساتھ جنکی اسناد میں کوئی

الغزل ولا تعلموهن الكتابة وعلموهن المغزل وسورة النور. قال الحاكم صحيح الاسناد واخرجه البيهقي في شعب الايمان عن الحاكم۔ اخرج ابن سعد عن ام صلية بنت قيس قالت كنا نكون في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ابي بكر وصدرًا من خلافة عمر في المسجد نسوة قد تخاللن وربما غزلنا وربما عالج بعضنا فيه الخيض فاخرجنا منه۔ والله اعلم بالصواب

سقم ہے اس روایت کو بھی نظر انداز نہ کریں۔ تاکہ مجموعہ سے صحیح نتیجہ پر پہونچ سکیں۔ اس حدیث میں علاوہ تعلیم کتابت کی ممانعت کے عورتوں کو سورہ نور پڑھانیکا حکم ہے۔ کیونکہ اس سورۃ میں زیادہ تر عورتوں کے متعلق احکام ہیں۔ اور اسی لئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اہل کوفہ کو خط لکھا جسمیں اسکی تاکید تھی کہ عورتوں کو سورہ نور پڑھاؤ۔ مگر افسوس آج عورتیں اکثر تو جاہل ہیں اور جو کچھ پڑھی ہوئی بھی ہیں تو انکا نصاب تعلیم ہی بگڑا ہوا ہے کسیکو تعلیم انگریزی کا شوق ہے۔ اور کسیکے ہاتھ میں ناول اور غزلوں کی کتابیں جو انکے اخلاق کو خراب کرنے والی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی طرف توجہ نہیں۔ لکھنا سیکھنے کا شوق بہت عورتوں میں پایا۔ مگر سورہ نور کا ترجمہ یا تفسیر پڑھنے کی طرف کسیکی رغبت نہ دیکھی میرا خیال ہے کہ سورہ نور کی مختصر اور عام فہم تفسیر اردو میں لکھی جائے تاکہ عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی تعمیل بسہولت کر سکیں۔ اگر میری نیت خالص ہے تو خداوند عالم مجھے اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حدیث نمبر ۱۰۔ ابن سعدؒ نے حضرت ام صلیہؓ سے روایت کیا ہے کہ ہم چند عورتیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور پھر ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں اور پھر کچھ دنوں تک حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں بھی مسجد میں جا تی تھیں۔ اور کبھی کبھی چرخہ کاتا کرتی تھیں۔ اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ ہم میں سے کسیکو حیض بھی شروع ہو جاتا تھا۔ پس ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد سے نکالدیا۔ واللہ اعلم

سودیشی کی ضرورت

مسلمانوں کا مذہبی فرض ہے کہ ہر زمانہ میں اپنا ایک با اقتدار خلیفہ قائم رکھیں جو اُنکے اسلام اور شعائر اسلام کی حفاظت کرے اور اسلامی شہروں کو کفار کے حملہ سے بچائے۔ اور اُن کا فرض ہے کہ جزیرۃ العرب کو کفار کی مداخلت سے پاک رکھیں۔ اور اُنکا فرض ہے کہ اگر کوئی طاقت اسلامی شہروں پر حملہ کرے تو وہ اُسکے دفع کرنے میں انتہائی کوشش عمل میں لائیں۔ اور اُن کا فرض ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان پر ظلم کرے تو وہ اپنے بھائی کو ظلم سے بچانے میں ہر ممکن کوشش سے دریغ نہ کریں۔ اور یہ سب وہ فرائض ہیں جو باتفاق اُمت قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ اور آجکل سب جانتے ہیں کہ نصاریٰ کی مجموعی طاقتوں نے ملکر ہماری خلافت (یعنی ترکی سلطنت) کو تباہ و برباد کردیا۔ اور جزیرۃ العرب پر ایک طرح سے قبضہ جمالیا ہے۔ اور تمام اسلامی شہروں کو مسلمانوں کے قبضہ سے نکالکر اپنے قبضہ میں لیلیا۔ اور جو مسلمان بھائی اُن شہروں میں آباد تھے۔ اُن پر وہ ستم ڈھائے ہیں۔ کہ جن کے ذکر سے بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ سمرنا میں چھتیس ۳۶ گھنٹے تک قتل عام رکھا۔ سینکڑوں پاکدامن اور شریف عورتوں کی پردہ دری کی۔ ننھے ننھے یتیم بچوں کو انکی ماؤں کی گود میں سے لیکر برچھیوں سے بیندھا۔ اور ان کاموں میں انگریزی گورنمنٹ نے یا تو صراحۃً شرکت کی ہے اور یا شرکت کرنیوالوں کی مادی یا اخلاقی حمایت کی ہے۔ ان سب حالات کو دیکھتے ہوئے یہ تو ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان جسکے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو وہ بے چین نہو جائے۔ لیکن ہندوستان کے

[illegible] ۱۹۲۱ء [illegible]

ہندوستانی مسلمان جو اپنی جانوں کے بھی مالک نہیں چونکہ ان فرائض کے ادا کرنے پر قدرت نہیں رکھتے۔ اسلئے اُنکے مذہبی علماء اسوقت اُنکو یہ فتویٰ نہیں دیتے کہ وہ تلوار لیکر اٹھیں یا عالم میں خونریزی اور بدامنی پھیلائیں۔ بلکہ وہ اُنسے فقط یہ کہتے ہیں کہ اے غیرتمند اور حیادار مسلمانو! اگر تم میں یہ طاقت نہیں کہ اپنی خلافت اور مقامات مقدسہ کو دشمنوں کے پنجہ سے نکال سکو اور اپنے مظلوم بھائیوں کی امداد کر سکو تو کم انکم اسکی طاقت تو ہے کہ اُن ظالموں کو جو تمہاری خلافت اور مقامات مقدسہ کو برباد کرنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں پر ستم ڈھاتے ہیں۔ تم اپنے گھر سے مدد مت پہونچاؤ اور اسیکا نام ترک موالات یا ترک تعاون رکھا ہے۔ جس کا مطلب اس سے زیادہ کچھ نہیں ایک شخص جو تمہارا جھونپڑی میں آگ لگانا چاہتا ہے تم اُسکو اپنے چولھے میں سے آگ مت دو کہ وہ تمہارا جھونپڑا پھونک دے۔ اسکے بعد یہ گذارش ہے کہ آجکل تمام یورپ کی حکومتیں تجارت پر چل رہی ہیں اُنکی بہت بڑی امداد یہ ہے۔ کہ اُنکی تجارت کو فروغ دیا جائے۔ اسلئے اسوقت مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ تمام اپنے دیس کی بنی ہوئی چیزوں کا استعمال کریں ولایتی چیزوں کو خرید کر اپنی جیب کا روپیہ دشمنوں کی جیب میں نہ ڈالیں کہ وہ اُس سے توپیں اور گولے بنا کر اُنکی خلافت کا سینہ پاش پاش کریں خصوصاً کپڑے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہم جو ولایتی کپڑا خریدتے ہیں۔ اُس سے دشمنوں کو بہت بڑی مدد پہونچتی ہے۔ مسٹر مدن موہن مالوی نے ناگپور میں بیان کیا ہے کہ وہ روپیہ جو فقط کپڑے کی خریداری میں ہر سال ہندوستان سے انگلستان جاتا ہے۔ اُسکی تعداد ساٹھ کروڑ ہے۔ اب دوسری چیزوں کو اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ اسلئے گذارش ہے کہ ہندوستانی مسلمان اگر اپنے بھائی مسلمانوں کی امداد نہیں کر سکتے تو اُنکے دشمنوں کی بھی ساٹھ کروڑ روپیہ لانہ سے امداد نہ کریں۔ بلکہ اپنے دیس کے کپڑے پر قناعت کریں اور اسیکا نام سودیشی ہے اور اسمیں عورتیں اور مرد سب برابر ہیں لیکن

چونکہ سودیشی کے عام رواج کے لئے بہت زیادہ سوت کی ضرورت ہے اسلئے بالخصوص عورتوں سے اتنی گذارش ہے کہ وہ سب تکلفات کو چھوڑ کر اپنا چرخہ سنبھالیں اور مفت میں جہاد کا ثواب کمائیں

موجودہ جنگ نے خدا کی قدرت کے ہزاروں کرشمے چشم عبرت کے سامنے رکھدئے جسمیں ایک بلند کو پست کیا گیا ہے اور پست کو بلند۔ قوی کو ضعیف بنایا گیا ہے اور ضعیف کو قوی۔ بڑی بڑی نامور ہستیوں کا نام و نشان نہ رہا۔ اور ضعفا نے اُن کی جگہہ لیلی۔ ایک وہ وقت تھا کہ جب ۳ھ میں بعض لوگ غزوۂ احد سے بھاگ کر مدینہ منورہ میں داخل ہو رہے تھے تو راستہ میں ام ایمن رضہ ملگئیں جو آنحضرت صلعم کی مولاۃ ہیں اور ابتدا اًاس غزوہ میں میدان حرب کے اندر موجود تھیں زخمیوں کو پانی پلانے اور اُنکی مرہم پٹی کرنیکی خدمت آپکے سپرد تھی اور اسی جہاد میں ایک تیر بھی کھا چکی تھیں حضرت ام ایمن رضی جب اُن لوگوں کو دیکھا کہ جہاد سے بھاگ کر آرہے ہیں تو چیخ اٹھیں کہ اے "نامردو! یہ میرا چرخہ تم لو اور اپنی تلوار میرے حوالہ کرو تمھارے ہاتھ تلوار اٹھانے کے قابل نہیں"۔ (سیرۃ حلبیہ صفحہ ۲۹۸ ج ۱)

اسیطرح جب سنہ ۴۶ ۱۱ھ میں یورپ کے صلیب پرست نصاریٰ میں سے کانرڈ شاہ جرمنی اور لوئیس شاہ فرانس اپنی اپنی زبردست طاقتوں کے ساتھ ایک شدید صلیبی جنگ (کروسیڈ) کے لئے آمادہ ہوئے۔ اور بالآخر جب یہ صلیب پرست جنگ سے سخت ناکامی کیساتھ اسطرح واپس آئے کہ اُنکی کثرت ترکوں کے مقابلہ میں چھروں کی کثرت ثابت ہوئی تو جن لوگوں نے اس جنگ میں اُن کی مدد نہیں کی تھی اُنمیں سے ہر ایک کے پاس چرخے اور تکلے بھیجے گئے اور کہا گیا کہ جب تم کروسیڈ (صلیبی جنگ) کے قابل نہیں تو (چوڑیاں پہن لو) اور چرخے کاتا کرو۔ مجاہد صفحہ ۴۳ خدا کی قدرت آج وہی چرخہ ہے جو اُنھیں صلیب پرستوں کے مقابلہ میں توپ کا کام دے رہا ہے اور وہی چرخہ جس سے بزدلوں اور جہاد سے بھاگنے والوں کو عار دلایا جاتا تھا اور بصورت سزا اُنکے سامنے پھینکا جاتا تھا آج اُسکا استعمال عین جہاد ہے اور اُسکو موجودہ زمانہ کے عقلا اپنی مشین گن کہتے ہیں۔

مولانا محمد علی صاحب نے اودھ کانفرنس کے خطبہ صدارت میں فرمایا تھا کہ آج چرخہ کے نام

سے لوگ چونکتے اور ہنستے ہیں۔ لیکن جو آخر میں ہنستا ہے اُسیکا ہنسنا ٹھیک ہوتا ہے۔ آج مانچسٹر و لورپول ہم پر ہنس رہے ہیں۔ لیکن جسوقت ہم سوراجیہ لے لیں گے۔ وہ منہ لسور لسور کر روئینگے۔ جب سُوت کاتے جانیکی خبر انگلستان پہونچیگی تو وہ سمجھ لینگے کہ یہ لوگ آزادی حاصل کرنے پر تُل گئے ہیں۔ ہمارا چرخہ ہماری مشین گن ہے۔ ہماری گولی کی مار سات ہزار میل پر ہوگی۔ لوہے کی مشین گن انگریزوں کو مبارک رہے۔

مجرم قوموں پر خدائے قہار کا غذاب مختلف طریقوں سے نازل ہوتا ہے۔ قوم نوح علیہ السلام کو ایک عالمگیر طوفان سے ہلاک کیا گیا۔ قوم موسیٰ علیہ السلام پر خون اور مینڈک وغیرہ برسائے گئے قوم لوط علیہ السلام پر زمین کا تختہ اُلٹ دیا گیا۔ قوم صالح علیہ السلام کو ایک ہولناک آواز سے فنا کر دیا گیا۔ بعض اقوام کو بندر اور سُور بنا دیا گیا۔ بعض اقوام پر کسی ظالم بادشاہ کو مسلط کر دیا گیا جس نے اُن کو تباہ اور برباد کیا۔ یہ سب وہ قومیں تھیں جو خواہشات نفسانی اور تعصب کیوجہ سے اپنے انبیاء کی تکذیب کیا کرتی تھیں۔

لیکن جن قوموں کا گناہ غرور و تکبر ہو۔ اُنکے لئے خداوند عالم کی عادت ہے کہ کوئی عظیم اور شدید عذاب نہیں بھیجتا۔ بلکہ ایسی ایسی ضعیف اور حقیر چیزوں سے اُنکے غرور کو توڑتا ہے۔ کہ جنکی عالم میں کوئی ہستی نہیں سمجھی جاتی۔ نمرود جیسے متکبر بادشاہ کو مچھروں سے تباہ کرا دیا گیا۔ قوم سبا کو چوہوں کے ذریعہ سے برباد کیا گیا۔ اصحاب فیل کو ابابیل جیسے حقیر پرندوں سے شکست دیگئی۔

جب مسلمانوں نے مذہب سے منہ موڑا تو اُن پر خدائے قہار کا عذاب چند گورے آدمیوں کی صورتوں میں نازل ہوا جنہوں نے اُنکی خلافت مقدسہ کو تباہ کیا اُنسے بڑے بڑے وعدے کئے اور سبکو اپنے بوٹ کی ٹھوکر سے ٹھکرا دیا۔ اُنکے مذہبی اور فطری حقوق کو پامال کیا

اسیطرح آج جبکہ یورپ کا پیمانۂ غرور و تکبر لبریز ہو چکا ہے۔ تو اُسے چاہیئے کہ اب وہ خدائی عذاب کیلئے منتظر رہے اور اُس سے بچنے کیلئے کوئی زمین دوز قلعہ اپنے واسطے تیار کرے۔ لیکن یاد رہے کہ

لاعاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم | آج اللہ کے عذاب سے کوئی چیز کسیکو بچانیوالی نہیں۔ مگر جس پر خود اللہ تعالیٰ ہی رحم کرے۔

اور خداوند عالم اُن لوگوں پر رحم نہیں کیا کرتا جو اُسکے ضعیف و بے کس بندوں پر رحم نہ کریں فانتظروا انا منتظرون۔ چونکہ اُن کا جرم مال کا غرور اور طاقت کا نشہ ہے اسلئے عادت اللہ یہ چاہتی ہے کہ اس غرور کو کسی حقیر چیز سے توڑا جائے۔ اور عجب نہیں کہ اُن پر عذاب چرخہ کی صورت میں نمودار ہوا ہو جو درحقیقت عورتوں کا مخصوص مشغلہ ہے اور اگر ہندوستان نے استقامت کیساتھ اُسکو رواج دیا اور سودیشی کے پابند ہو گئے تو کچھ دیر نہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے چرخہ کی گھوں گھوں جبابرہ یوروپ کے دماغوں کا نشہ اُتار دیگی۔

چرخہ کاتنے کی موجودہ تحریک اگر ایک طرف یوروپ کیلئے عذاب ہے تو دوسری جانب ہندوستانیوں کیلئے بھی تازیانہ عبرت ہے اور اُنکو اسپر تنبیہ ہے کہ تمنے شریعت کی پاک تعلیمات کو چھوڑ کر اپنے آپکو عورتیں بنا لیا ہے۔ تو اب وہی کام کرو جو عورتوں کیساتھ مخصوص ہے۔ آخر میں یہ گذارش ہے کہ آپنے رسالہ ہذا میں حدیث کا مضمون پڑھا ہے کہ چرخہ شیطان کو دفع کرتا ہے۔ آج جبکہ ہمپر شیاطین کا تسلط ہے اور وہ ہمارے دین و دنیا کو تباہ و برباد کر رہے ہیں تو اونکے دفع کرنیکے لیئے یہی نسخہ سب سے بہتر ہوگا کہ ہم اپنا چرخہ سنبھالیں فقط واللہ اعلم

العبد الضعیف

محمد شفیع دیوبندی غفرلہ ولوالدیہ خادم جمعیۃ الطلبہ دارالعلوم دیوبند